عصر حاضر اور اجماع

☆ زاہد شاہ

THE CONCEPT OF *IJMAA* IN THE MODERN AGE

***Ijmaa* is the fourth source of Islamic law. It is the product of collective *Ijthihad* of Islamic jurists. This is one of the principal source of Islamic law and is based on the *Qur'an* and *Sunna*. It is in a way a kind of *Ijthihad* and can be termed as a collective *Ijthihad*. In modern day it can be exercised through parliament or a committee on *Ijthihad*. Its scope can be further widened for the Umma through an international council or congress of Islamic scholars.**

تعارف: اجماع :

اجماع کے لفظی معنی عزم اور اتفاق کے ہیں(۱)۔ جبکہ اصطلاح میں اسکی تعریف یوں کی گئی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کسی دور کے مجتہدینِ امت کا کسی معاملہ پر اتفاق کا نام اجماع ہے''(۲)۔

اجماع کی قبولیت کی شرائط:

اجماع کب قبول کیا جائے گا؟ اس حوالے سے علماء نے قبولیت اجماع کے لیے کچھ شرائط کا ذکر کیا ہیں(۳)۔

۱- اجماع رسول اللہ ﷺ کے بعد کے دور میں ہو(۴)۔

۲- اجماع کے لئے سند اور دلیل ہو(۵)۔

۳- اجماع کرنے والے مسلمان ہو(۶)۔

☆ پی ایچ ڈی سکالر، وفاقی یونیورسٹی برائے سائنس، آرٹس اینڈ ٹیکنالوجی، کراچی۔

۲۹۔ ھالے پوتہ، ڈاکٹر عبدالواحد، شاہ ولی اللہ کا فلسفہ، (ترجمہ سید محمد سعید)۔شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد، پاکستان، ۱۹۷۴ء

۳۰۔ یسین مظہر، محمد، صدیقی، ڈاکٹر، شاہ ولی اللہ دہلوی، شخصیت و حکمت کا ایک تعارف، شاہ ولی اللہ دہلوی ریسرچ سیل، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، ۲۰۰۱ء

۳۱۔ یٰسین مظہر، محمد، صدیقی، ڈاکٹر، شاہ ولی اللہ کی خدماتِ حدیث، شاہ ولی اللہ اکیڈمی، مظفر نگر انڈیا، ۲۰۰۴ء

32. Aziz Ahmad. Studies in Islamic Culture in Indian environment - Oxford University Press. Pakistan. 1970.

33. Basharat Ali- Dr., Muslims the First Sociologists. Maktab-i-Milliya - Urdu Bazar - Lahore. 1961.

34. James Rachels. The Elements of Moral Philosophy - University of Albama-Birmingham.

35. S.E. Frost. The Sacred Writings of the World's Religions. Perma Giants - New York 1949.

36. Sarkar - Jadu Nath, Aurang Zeb, Fall of the Mughal Empire - M.C. Sarkar and Sons - 14 Bankin chatterjee street - Calcutta. 1964.

۴- اجماع کرنے والے عاقل اور بالغ ہو(۷)۔

۵- عام آدمی نہ ہو، مجتہد ہو(۸)۔

۶- زمانے کے تمام مجتہدین اس پر متفق ہوں(۹)۔

اجماع کی مشروعیت (قرآن اور اجماع):

امام شافعیؒ نے سورۃ النساء کی اس آیت سے اجماع ثابت کیا ہے:(۱۰)

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَ تْ مَصِيْرًا﴾(۱۱)۔

ترجمہ: جو شخص راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے اور تمام مؤمنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے(۱۱)۔

اسکے علاوہ سورۃ النساء آیت نمبر ۵۹، سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۳۸ وغیرہ، نیز رسول اللہؐ کی مختلف احادیث سے بھی علماء کرام نے اجماع ثابت کیا ہے(۱۲)۔

اجماع کی اقسام:

اجماع کی فقہاء نے کئی اقسام بیان کی ہیں(۱۳)۔ تاہم عام طور پر دو بڑی اقسام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک کو اجماع صریح یا نطقی یا قولی کہتے ہیں۔ یہ وہ اجماع ہے جس میں کسی حکم کے بارے میں فقہاء سے صریح رائے کے ساتھ اتفاق منقول ہو۔ اس قسم کے اجماع کو حقیقی اجماع بھی کہا جاتا ہے(۱۴)۔ دوسری قسم کو سکوتی اجماع کہتے ہیں(۱۵) اس سے مراد Tacit consent of jurists ہے جس میں کسی حکم کے بارے میں کوئی مفتی فتویٰ دے اور اس دور کے تمام فقہاء کو اس

کا علم ہو لیکن ان میں سے کوئی نہ اس کی تائید کرے اور نہ مخالفت۔ پہلی قسم کا اجماع مسلمہ حجت ہے جب کہ سکوتی کے اعتبار اور اس کی شرائط کے بارے میں فقہاء کے مابین خاصا اختلاف ہے (۱۶)۔

پارلیمنٹ (مجلس شوریٰ کے ذریعے اجماع):

اگر کسی اسلامی ریاست کی مجلس شوریٰ کے اکثر ممبران میں مجتہدین اور علماء ہوں تو اس ریاست کی حد تک، اس کی پارلیمنٹ کا پاس کردہ قانون اجماع کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اگر آج کل کی طرح مجتہدین اور علماء کی اکثریت نہ ہو تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مجتہدین اور علماء دین کے لئے ٹیکنو کریٹس کی طرح ایک قابل ذکر کوٹہ ہو اور علماء پر مشتمل ایک کمیٹی پارلیمنٹ کے اندر اجتہاد کا کام کرے۔

تیسری صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ پارلیمنٹ کے علاوہ ایک اور ادارہ ہو مثلاً اسلامی نظریاتی کونسل یا اجتہادی کونسل، غرض نام جو بھی ہو وہ کسی چیز کے اسلامی اور غیر اسلامی ہونے کے بارے میں اجتہاد اور فیصلہ کریں۔ اس کے نفاذ کے لئے پارلیمنٹ میں طریقہ کار کا وضع ہونا ضروری ہوگا۔ اس سلسلے میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس طرح تو ایک دوسرا ادارہ پارلیمنٹ پر بالادست ہو جائے گا۔

تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ اصل چیز پارلیمنٹ یا کسی ادارے کی بالادستی نہیں ہے بلکہ قرآن وسنت کی بالادستی ہے، لہذا قرآن وسنت کے حوالے سے جو بھی ادارہ قانون سازی کرے گا تو یہ درحقیقت اس ادارے کی بالاستی نہیں بلکہ قرآن وسنت کی بالادستی ہے۔

دوسری بات یہ کہ عام طور پر قانون کے لئے پارلیمنٹ کے اندر ماہرین پر مشتمل کمیٹی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور پارلیمنٹ سے باہر بھی ماہرین کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں تو اگر کسی چیز کے حلال وحرام یا جائز و ناجائز اور اجتہاد کے سلسلے میں مجتہدین کی خدمات حاصل کی جائیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہونی چاہئے۔

اس طرح اگر پارلیمنٹ سے باہر کسی ملک کے مجتہدین کسی بات پر اتفاق کریں تو وہ بھی اسی ملک کے لئے حجت ہو سکتی ہے۔

امت مسلمہ کے اجتماعی معاملات اور اجماع:

یہ تو تھی کسی ریاست میں اجتماعی اجتہاد کی صورت، اور جہاں مسائل کا تعلق تمام مسلمانوں سے ہو یا تمام مسلم ریاستوں سے یا مسلم ریاستوں کا باقی دنیا سے تو ایسے حالات میں اگرچہ پرانے زمانے میں اجماع کرنا مشکل تھا، کیونکہ ممالک کے درمیان فاصلے زیادہ تھے۔نقل وحمل کی دشواریاں تھیں لیکن زمانہ حال میں اس طرح کے مسائل نہیں ہیں اس لئے اجماع آسانی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔

مثلاً ہر ملک میں علماء اور مجتہدین کی ایک تنظیم اور انجمن قائم کی جائے اور اس کا ایک مرکز ہو۔ یہ مرکز کسی بھی مقام پر ہوسکتا ہے۔جہاں کہیں بھی مرکز ہو، انھیں وہ سوال جس پر اجماع کی ضرورت ہو، پیش کیا جائے گا۔اگر سکرٹریٹ کی رائے میں وہ سوال واقعی اس کا متقاضی ہو کہ مسلمان فقہاء وعلماء اپنی آراء دیں تو وہ اس سوال کو ساری شاخوں کے پاس روانہ کردے گا۔ ہر شاخ کے سکرٹریٹ اپنے ملک کے سارے مسلمان قانون دانوں کے پاس اس سوال کی نقل روانہ کرکے درخواست کرے گا کہ تم اپنا مدلل جواب اس کے متعلق روانہ کرو جب اس کے پاس جوابات جمع ہوجائیں گے تو وہ مرکز کو روانہ کرے گا کہ متفقہ جواب ہے اگر اختلافی جواب ہو تو اختلافات کے ساتھ لیکن ہر فریق کی دلیلوں کے ساتھ۔

جب ساری شاخوں کے ہاں سے جواب آجائے اور دیکھا جائے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے یا اکثر کا اتفاق ہے تو اس امر کا اعلان کیا جاسکتا ہے کہ اس جواب پر سب لوگوں کا اتفاق ہے۔لیکن اگر اختلاف ہو تو اس صورت میں اختلافی دلیلوں کا ایک مجموعی خلاصہ تیار کیا جائے گا اور دوبارہ اس کو گشت کرایا جائے گا تا کہ جن لوگوں کی پہلے ایک رائے تھی ان کے سامنے مخالف

دلیلیں بھی آئیں گی اورانہیں غور کرنے کا موقع ملے گا۔ممکن ہے وہ اپنی رائے بدل کراس دوسری رائے پر متفق ہوجائیں جو ان کے مخالفین کی تھی۔

جب اس طرح کافی غور و بحث کے بعد دوبارہ تمام شاخوں سے مرکز کے پاس جواب موصول ہوجائیں تو یہ معلوم کیا جائے گا کہ کس چیز پر اجماع ہوا ہے اور کس چیز پر اختلاف رائے ہے۔ نیز یہ کہ اختلافی پہلو پر اکثریت کی رائے لی جائے؟ ان سب نتائج کو ایک رسالے کی صورت میں شائع کیا جائے گا جس میں جوابات بمعہ دلائل درج ہوں گے (۱۷)۔

بعض مسائل میں یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ ہر ملک کے اجماع وقانون کی تنظیم اور ادارہ موصول شدہ سوال پر اکھٹے ہوکر مذاکرہ کروائے اور مذاکرہ کے بعد دلائل کو اکھٹا کر کے مرکز بھیج دیں اور اس طرح ساری شاخوں کے مذاکرے کا خلاصہ مع دلائل کے مرکز آئے اور پھر فیصلہ کیا جائے کہ اجماع کس چیز پر ہے اور اس کی اشاعت مع دلائل کی جائے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شاخوں میں مذاکرہ کے بعد نمائندے مرکز میں آئیں اور اس طرح تمام شاخوں کے نمائندے مرکز آ کر مذاکرہ و مباحثہ کے بعد کسی نتیجے پر پہنچیں۔

حاصل کلام:

۱۔ مجتہدین اسلام کے اکٹھے اجتہاد کا نام اجماع ہے۔

۲۔ اجماع مستند دلیل ہے جو قرآن وسنت سے ثابت ہے۔

۳۔ اجماع ایک لحاظ سے اجتہاد کی ایک قسم یعنی اجتماعی اجتہاد ہے اور دوسرے طرف یہ اجتہاد کا وسیلہ اور طریقہ ہے۔

۴۔ کسی ملک کی پارلیمنٹ یا اجتہاد کمیٹی کے ذریعے اسی ملک کے لئے اجماع کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ امت مسلمہ کے اجتماعی معاملات کے لئے اجماع ایک بین الاقوامی اجتہادی تنظیم یا کانفرنس کے ذریعے ممکن ہے۔

حوالہ جات

۱- المنجد، لوئس معلوف، لفظ ''اجماع''، اسلامی فقہ کے اصول ومبادی، ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی، دارالتذکیر لاہور، ۲۰۰۱، ص:۱۳۶

۲- ارشاد الفحول من علم الاصول، الشوکانی، شیخورہ المملکۃ الاثیریہ ۱۳۲۷ھ، ص ۷۱

۳- اسلامی فقہ کے اصول ومبادی، ڈاکٹر ساجد الرحمان صدیقی دالتذکیر لاہور ۲۰۰۱ء، ص ۱۳۶

۴- الاحکام فی اصول الاحکام، سیف الدین علی بن علی آمدی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ص ۲۳۱ وبعد

۵- اصول فقہ، ابوزہرہ، بیروت، ص ۱۶۵

۶- سورۃ النساء ۵۹/۴

۷- سنن دارمی، ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، دار الکتب العلمیہ بیروت، ج ۱، ص ۷۱

۸- الاجماع، اقبال شام، شریعہ اکیڈمی اسلام آباد، ص ۴

۹- اسلامی قانون کی تدوین، آمین احسن اصلاحی، فاران فاونڈیشن لاہور، ص ۲۷

۱۰- توضیح برحاشیہ تلویح، سعید تفتازانی، کتب خانہ پشاور، ص:۵۰۸

۱۱- سورۃ النساء ۱۱۵/۴

۱۲- شرح قاضی عضد، ج ۲، ص:۳۴،

۱۳- کشف الاسرار علی فخر الاسلام، ایزدوی عبدالعزیز، کراچی، ج ۳، ص ۲۵۸

۱۴- التقریر والتعبیر، مطبوعہ بولاق، ص:۸۳

۱۵- جمع الجوامع مع برحاشیہ آیات بینات، ج ۳، ص:۲۹۱

۱۶- اصول فقہ اسلامی، عبدالرحیم، مترجم مسعود علی، منصور بک ہاوس لاہور، ص ۱۷۱، ۱۸۰

۱۷- خطبات بہاولپور از ڈاکٹر حمید اللہ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد، ص ۱۱۵-۱۱۶